49

ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا نکاح باطل ہے

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! ایک لڑکی نے اپنے حقیقی بھائی اور جوان بیٹے کو بتائے بغیر عدالت میں خفیہ نکاح کیا جو کہ چار سال قائم رہا پھر اس کے خاوند نے اسے 16 جون 2021 کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ وسط اگست میں اس عورت نے خاوند کے خلاف مقدمہ دائر کردیا، جس کے دو تین دن بعد خاوند نے بیوی کو فون کیا اور ایک دوسرے سے معافی مانگ لی اور صلح ہوگئی ، اب وہ دونوں میاں بیوی بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ شرعاً ان کیلئے کیا حکم ہے؟

کیا انکا عدالتی نکاح درست تسلیم کیا جائے گا یا وہ نکاح باطل تصور ہوگا اور انہیں ازسرِ نو ولی کی اجازت سے نکاح کرنا ہوگا۔ اگر ازسرنو نکاح کیا جائے گا تو کیا اس عورت کا بیٹا جو بالغ ہے وہ اسکا ولی بن سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا نکاح باطل ہے لہٰذا ولی کی اجازت سے شرعی طور پہ دوبارہ نکاح کرے۔

اس کے مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

1 امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان قائم کیا ہے: بَابُ مَنْ قَالَ: «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» کہ ولی

کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

یہی روایت موصولاً ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ میں ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ»

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ولی کے بغیر نکاح نہیں۔'' [1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

2 مزید آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»

''کہ جو بھی عورت ولی کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، تین مرتبہ فرمایا۔'' [2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے.

لہٰذا عدالت میں کیا گیا نکاح جو ولی کی اجازت یا ولی کی مرضی کے بغیر ہوا ہے صحیح نہیں ہے۔

واضح رہے بھائی کی موجودگی میں بیٹا ولی نہیں بن سکتا، کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں پہلے باپ، پھر دادا، پھر بھائی اور پھر بیٹا ولی ہے۔ [3]

لیکن یادرہے اہل علم کے ہاں بیٹے کی ولایت میں اختلاف ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وَلَا يُزَوِّجُ ابْنٌ بِبُنُوَّةٍ.

''بیٹا اولاد ہونے کی وجہ سے (اپنی والدہ کا) نکاح نہیں کرواسکتا۔'' [4]

جلال الدین محلی رحمہ اللہ وَلَا يُزَوِّجُ ابْنٌ بِبُنُوَّةٍ اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لِأَنَّهُ لَا مُشَارَكَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمِّهِ فِي النَّسَبِ.

''کیونکہ بیٹے اور اس کی ماں کے درمیان نسب میں مشارکت نہیں ہے۔'' [5]

لہٰذا بھائی کو راضی کیا جائے، اور بھائی کی رضا مندی سے نکاح کیا جائے۔

1 جامع الترمذي، أبواب النكاح، باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، حديث نمبر:1101، وسنن أبي داؤد، كتاب النكاح، باب في الولي، حديث نمبر: 2085. 2 سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، باب في الولي:2083، وجامع الترمذى، أبواب النكاح، باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، حديث نمبر:1102. 3 الأم للإمام الشافعى 5/14. 4 المنهاج:305/1. 5 شرح المحلى على المنهاج:343/1.

البتہ اگر بھائی ’’ولی غیر مرشد‘‘ ہو مثلا: وہ اپنی بہن کی خیر خواہی نہیں کرنا چاہتا، یا وہ اپنے مفادات کو پیش نظر رکھتا ہے تو اس کی ولایت کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

والله تعالىٰ أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ